سوال

ہم اللہ تعالی کے نبی موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور انہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

یاد رکھو جب ہم نے موسی علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ تعالی کے احسانات یاد دلا اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں

ابراہیم/5

اور ھارون علیہ السلام جو کہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کو فرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسی علیہ السلام کی طلب پر ان کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے اپنی خاص رحمت ومہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر عطا کیا مریم/53

_اس وقت بنواسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہو کے رہتے تھے اور فرعون نے انہیں ظلم واستبداد میں جکڑ رکھا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا اور لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا ۔

اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے القصص/4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں تو ان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا اور فرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اور انہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تو اللہ تعالی نے انہیں حکمت وعلم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسی علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مر گیا تو اس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اور اپنے رب سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالی نے انہیں معاف کر دیا ۔

توموسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اورانتظار کرنے لگے اوردوسرے دن پھر موسی علیہ السلام نے اسی تخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑرہا ہے تواس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تووہ کہنے لگا کیا جس طرح تونے کل ایک شخص کوقتل کیا تھا مجھے بھی مارڈالنا چاہتے ہوالقصص /19

تواس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کودے دی اوروہ موسی علیہ السلام کوقتل کرنے کے لۓ تلاش کرنے لگے توایک صالح اورنیک شخص نے آکر موسی علیہ السلام کوقوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اورانہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائيں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

توموسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہوکر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب !مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے القصص21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اوروہاں جاکر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اوراچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کرلی جب مدت ملازمت پوری ہوئی توموسی علیہ السلام اپنی بیوی کولیکر مصر روانہ ہوئے جب طورسیناء پہنچے تواللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اورنبوت اورکلام کی خصوصیت سے نوازے توموسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گۓ اورآگ دیکھی ۔ ۔

{ تواپنے گھروالوں کوکہنے لگے تم ذراسی دیرٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کاکوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے توآوازدی گئی اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تواپنی جوتیاں اتاردے کیونکہ توپاک میدان طوی میں ہے ، اورمیں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوااورکوئی عبادت کے لائق نہیں تو تومیری ہی عبادت کر اورمیری یاد کے لئے نمازقائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کووہ بدلہ دیا جائے جواس نے کوشش کی ہو } طہ /10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تواللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کوحکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پررکھیں تووہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ، ، ، اوریہ کہ وہ اپنا ھاتھ بغل میں ڈالیں تووہ چمکتا ہوا نکل آیا ، ، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کوفرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈرجائے کیونکہ وہ سرکشی اورفساد کی حدیں پھلانگ چکا ہے ۔

اوراللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام کوبھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکورہے :

آپ دونوں فرعون کے پاس جائيں بے شک وہ حد سے گذرچکا ہے ، تواس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہوجائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈرہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کرجائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اوردیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اورکھوکہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کوجانے دو ، اورانہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اورسلامتی اس آدمی پر ہو جوراہ حق کی پیروی کرے طہ /43-47

_ توموسی اورھارون علیھما السلام فرعون کے پاس گۓ اوراسے پیغام پہنچایا ، اورفرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا > اورفرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا ، وہ آسمانوں اورزمین اوران دونوں کے درمیان پائی جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے ، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو ، > الشعراء /23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا، اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو، اگر سچے ہو، تو موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہوگئ اور اپنا ھاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا الاعراف/

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کو مال ودولت دے کر اکٹھا کرلیا اور پھر لوگوں کو بھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کرلیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں ۔ ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

جب انہوں نے اپنا جادر پش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کردیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کردیا اور انہوں نے بڑا جادو پش کیا الاعراف/116

اس کے بعد اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادوگروں کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور ان کی تدابیر کو باطل کرکے رکھ دیا تو جادوگر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئ، تو حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا ، چنانچہ وہ سب مغلوب ہوکر رہ گئے اور انہیں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اور جادوگر سجدہ میں گرگئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، جو موسی اور ھارون علیھما السلام کا رب ہے الاعراف/117-122

اور جب جادوگر اللہ تعالی پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادرگروں کےالٹے ھاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

توانہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑدیا تو موسی علیہ السلام نے اس پر بنواسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اور موسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑدو میں موسی کو قتل کردوں، اور وہ اپنے رب کو بلالے ،مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل کررکھ دے گا، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا غافر/26

اور جب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کررہا ہے وہ آپہنچے گا اور اس شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے غافر/29

اور موسی علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ ونصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کو تکالیف دینے سے ہی رکے، تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اقوم فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کردیا اور پھلوں میں بھی کمی کردی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں بتلا کردیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ،تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں، تو ہم نے ان پر طوفان اورٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت الاعراف/132-133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنواسرائیل کو مصر سے چوری چھپے نکال لیں۔

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو پکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کے کہ وہ فلسطین پہنچ جائیں، فرعون اور اس کا لاؤلشکر اپنے پیچھے مال ودولت اور محلات وباغات چھوڑکر موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے پیچھے نکلے اورانہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمر کے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اورانکی قوم کو نجات دی اور فرعون اوراس کے لاؤلشکر کو غرق کردیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جایئے، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلہ میں) بہت تھوڑی میں ہیں، اور انہوں نے ہمارے غیظ وغضب کو بھڑکا دیا ہے، اور ہم سب پورے طورپر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا، اوران تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا، تو وہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں، تو موسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا، اب ہم یقینا پکڑلئے گئے، موسی علیہ السلام نے کہا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے،، وہ ضرور میری مدد کرے گا، تو ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاٹھی سمندر کے پانی پر ماریئے (انہوں نے ایسا ہی کیا) اور سمندر (دوحصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوگیا، اور ہم دوسروں کو بھی اس کے قریب لے آئے، اور موسی علیہ السلام اوران کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچالیا، پھر دوسروں کو ڈبو دیا، یقینا اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا بے حد مہربان ہے الشعراء/52-68

تواس طرح فرعون اوراس کا لاؤلشکر ہلاک ہوا اور جب وہ غرق ہونے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا، اور اللہ تعالی نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو، دنیا میں آل فرعون کو سمندر میں غرق کرکے سزا دی گئی اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا، وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت آئے گی، اللہ تعالی فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو غافر/46-47

اور بنواسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنواسرائیل کی نجات اوران کے دشمن فرعون اوراس کے لاؤلشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنواسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑکو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی، اور موسی علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ ودو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنواسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی، تو انہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کردیا جائے گا، اوران کا تمام کیا دھرا بے کار ہوجائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود ڈھونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے الاعراف/138-140

اور جب بنواسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آ لیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور جب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا، تو ہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے، تو تمام لوگوں نے اپنے

گھاٹ پہچان لئے الاعراف/

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اور کھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعا کی تو اللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا، اورانہیں اچھی اچھی اشیاء کا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پر شکر ادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اورکچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا، اوران پر من وسلوی اتارہ، اورکہا کہ ہم نے تمہیں جو اچھی چیزیں بطورروزی دی ہیں انہیں کھاؤ، اورانہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خوداپنے حق میں ظلم کیا ہے الاعراف/160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اورکہنے لگے :

ہم توایک کھانے پرہرگزصبر نہیں کریں گے، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جوزمین اگاتی ہے یعنی ساگ، ککڑی، گندم، مسور، اورپیاز البقرۃ/

اوراللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامرونواہی ہونگے، توجب فرعون ہلاک ہوگیا تو موسی علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تو اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ھارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے ررزے رکھے۔

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طور کے پاس موسی علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی جس میں وعظ ونصیحت اورہرچیزکا بیان تھا، اورجب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے توانہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیا اورانہیں یہ کہا کہ تمہارا اورموسی علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے، ارشادباری تعالی ہے :

پھر سامری نے ان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کا جسم بنا کرنکالا جس سے گائے کی آوازنکلتی تھی، توسامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارا معبود ہے اورموسی علیہ السلام کا بھی لیکن موسی علیہ السلام بھول گئے ہیں، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑاان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اورنہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے، اورھارون علیہ السلام نے توانہیں اس سے پہلے خبر دار کردیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑگئے ہو اوربے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اورمیرا حکم مانو، سامریوں نے کہا، ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت پرجمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کرآجائیں طہ/88-91

توجب موسی علیہ السلام واپس آئے توانہیں غصہ ہوئے اورانہیں ملامت کی اورانہیں حق بیان کیا، اورپھر بچھڑے کو جلا کرراکھ کردیا اوراسے سمندر میں پھینک دیا، اورسامری کو سزا دی توسامری کسی بھی چیزکے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پرنادم ہوئے تو موسی علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اورانہیں کوہ طور لے گئے تاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اوراپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں، تواس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پر ایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اورنافرمانی کی اوریہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالی کواپنے سامنے دیکھنا چاہتیں ہیں اسی کا ذکر اس فرمان ربانی میں ہے :

اورجب تم نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہم توتم پرہرگزایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کو سامنے نہ دیکھ لیں، تودیکھتے ہی دیکھتے کڑک اورگرج والی آگ نے تمہیں پکڑلیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کوزندہ کیا، تاکہ تم شکر گزار بنو البقرۃ/55-56

اورجب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کرواپس آئے توانہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کردیا اوراس کے احکام سے کنی کترانے لگے تو موسی علیہ السلام کے ڈرانے اوردھمکانے پراسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اورجب ہم نے تم سے عہدلیا، اورطور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھایا (اور کہا کہ) ہم نے تمہیں جودیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اوراس میں جوکچھ ہے اسے یاد کروتا کہ (اللہ تعالی سے) ڈرو، پھر اس کے بعد تم (اپنے عہدسے) پھر گئے، تو اگر اللہ تعالی کا فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے البقرۃ/63-64

پھر موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تو وہ ان کے ساتھ چل پڑے اورپھر اھل فلسطین جوکہ سخت تھے ان سے ڈرگئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے، اس کا ذکر اس آیت میں ہے :

ان لوگوں نے کہا، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائيں گے، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے المائدۃ/24

تو موسی علیہ السلام نے ان کے لۓ بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں یہ خبر دی کہ ارض مقدس ان کے لۓ حرام ہے، اور رہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

موسی علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب! مجھے اپنے بھائی اوراپنے علاوہ کسی پر اختیار حاصل نہیں ہے، پس تو ہمارے اورنافرمانوں کے درمیان فیصلہ کردے، اللہ تعالی نے فرمایا، تو وہ زمین چالیس سال تک کے لۓ ان کے لۓ حرام کردی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں المائدۃ/25-26

تواس طرح موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کی ملامت اوران کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اوران چالیس سالوں میں حارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اورپھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنواسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہوگئی ۔

اورجب یہ مدت ختم ہوئی تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کر ارض مقدس میں داخل ہوۓ اوراس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کرلیا، اورانہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوۓ داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور وہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوۓ ۔

اوراللہ عزوجل نے بنواسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازا اورانہیں فرعون سے نجات دلائی، اورانہیں اچھا اور طیب رزق دیا اوران میں انبیاء اوربادشاہ پیدا کۓ، اورانہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سب نعمتوں کا کفر اورناشکری کی اور اللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوریاد کروجب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم! تم اپنے اوپر اللہ تعالی کے احسان یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کۓ اور تمہیں بادشاہ بنایا، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا المائدۃ/20

اوریہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اوراللہ تعالی کے غیض وغضب کا شکار ہوۓ، ان اقوال وافعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

_ انہوں نے اللہ تعالی پر بخل کی تہمت لگائی :

اوریہود نے کہا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیۓ گۓ ہیں، اوران کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئی ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوۓ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے المائدۃ/64

_اورانہوں نے اپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جوکہ بہتان عظیم ہے :

اوراللہ تعالی نے یقیناان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں آل عمران /181

_اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرڈالی :

اوریہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے التوبۃ /30

_اورجب انہیں تورات پہنچی تواس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کردیا ، ، اوراللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کومباح کرلیا تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کوحرام کردیا جوان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اوراس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کواللہ تعالی کی راہ سے روکا اور سودلیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اورلوگوں کا مال ناحق کھایا اورہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کررکھا ہے النساء /161

_اوران کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

اوریہودونصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو المائدۃ /18

_اوران کے کذب وبہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

اوروہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جویہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہوتواپنی دلیل لاؤ البقرۃ /111

_اوراںکے افتراء اورکذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

اورانہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہرگز آگ نہیں چھوئے گی ، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئی عہدوپیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہوجو تم نہیں جانتے البقرۃ /80

_اوران کے مکروخیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشادفرمایا ہے :

بعض یہودی کلمات کوان کی جگہ سے ہٹاکران میں تحریف کرتے ہیں النساء /46

_اوران کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اوراللہ تعالی کے انبیاء کوناحق قتل کرتے تھے ، تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزادی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشادہے :

اوران پرذلت ومحتاجی مسلط کردی گئ اوروہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کوجھٹلاتے رہے اورانبیاء کوناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اوراس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے البقرۃ/61

_ اوراس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم وبہتان ترازیاں اوربرے اعمال اورانکازمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ ہمیشہ اورقیامت تک کے لئے دشمنی اورعداوت اور بغض وعناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اورہم نے روزقیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اوربغض وعناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا توکام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اوراللہ تعالی فساد برپا کرنے والوں کوپسند نہیں کرتا المائدۃ/64

_ اوریہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اوران کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اوران کی خواہشات بھی ہرایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

یہودی اورمنافق لوگ تم سے اکٹھے ہوکرجنگ نہیں کریں گے ، مگرقلعہ بند بستیوں میں چھپ کریا پھردیواروں کی آڑلے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں الحشر/14

اوریہودی مومنوں کے سب سے بڑے اورجانی دشمن ہیں ، اوریہودی موت کوناپسند کرتے اوراس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعدان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیساکہ اللہ تعالی نےاپنے اس ارشاد میں ذکرفرمایا ہے :

اے میرے نبی ! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود ! اگرتمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سواصرف تم ہی اللہ کے دوست ہوتواپنی موت کی تمنا کرو ، اگرتم اپنے دعوی میں سچے ہو ، اوروہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بد اعمالیوں کی وجہ سے جووہ کرچکے ہیں اوراللہ تعالی ظالموں کوخوب جانتا ہے الجمعۃ/

اوریہودی اپنی ضلالت وگمراہی اورفساد وسرکشی اورتحریف پرقائم رہے اوراللہ تعالی نے بنواسرائیل میں بہت سے انبیاء اوررسول بھی مبعوث کیئےتاکہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، توان میں کچھ تومومن ہوگئے اورکچھ نے کفرکیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 10242